

## 226557-برف سے بُنیٰ مورتی کے بارے میں تفصیل

سوال

کیا برف سے مورتی بنانا جائز ہے؟

پسندیدہ جواب

اگر برف سے بُنیٰ ہوئی مورتی میں آنکھ، ناک، اور منہ وغیرہ پر مشتمل خدوخال واضح نہیں ہیں تو یہ خدوخال سے عاری ایک مجسم ہے، جیسے کھیتوں میں پرندوں کو بھکانے کیلئے انسانی جسامت ناکسی پھیز کو گاڑ دیا جاتا ہے، بالکل اسی طرح کے مجسمے راستے کی مرمت کے دوران ڈرائیوروں کو مستنبہ کرنے کیلئے لکا دیے جاتے ہیں۔ تو ان سب میں کوئی حرج نہیں ہے۔

اور یہی حکم کھلیئے پھوٹ کی طرف سے بنائی جانے والی برخانی مورتیوں کا ہے؛ کیونکہ بچے انہیں اپنے قدموں تک رومند بھی دیتے ہیں، اور یہ بات سب کو معلوم ہے کہ بچوں کو نفیاً طور پر خوش رکھنے کیلئے ان چیزوں کی ضرورت ہوتی ہے، خصوصاً ایسی جگہوں میں جہاں بھجھار برف باری ہو۔

اور اگر برف سے بُنیٰ ہوئی مورتی میں پھرے کے تمام خدوخال عیاں ہوں، تو جمصوراً اہل علم اس کے حرام ہونے کے قاتل ہیں، کیونکہ مورتیاں بنانے کی ممانعت عام ہے، اور اس بارے میں تفصیل سوال نمبر : (146628) میں گزر چکی ہے، نیز گوئی ہے ہوتے آٹے یا حلواً وغیرہ سے بُنیٰ ہوئی مورتی کا بھی یہی حکم ہے۔

اس بات میں کوئی شک نہیں ہے کہ برف وغیرہ سے بُنیٰ ہوئی مورتی کا معاملہ ایسی مورتیوں کے مقابله میں قدرے ہلاکا ہے جو اپنی ماہیت کی وجہ سے عرصہ دراز تک قائم رہ سکتی ہیں؛ اور اسی طرح برف وغیرہ سے بُنیٰ ہوئی مورتیوں کو رومند بھی جاتا ہے، اس اعتبار سے بھی انکا معاملہ دیگر مورتیوں سے قدرے ہلاکا ہے، یہ بات مشورہ ہے کہ ممانعت کے بھی درجے ہوتے ہیں، تاہم شرعی دلائل مورتیوں سے منع کرنے کے بارے میں عام میں، [چنانچہ کسی بھی چیز سے کوئی مورتی بنانے والہ ممانعت میں شامل ہوں گی]

مورتی میں اصل چیز سر کا حصہ ہوتا ہے، چنانچہ اگر مورتی کا سر کاٹ دیا جائے، یا پھرے کے خدوخال مٹادیے جائیں تو ممانعت زائل ہو جائے گی، جیسے کہ یہی : (14580) میں ہے کہ ابن عباس رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ : "صورت اصل میں سر ہے، چنانچہ اگر اس کا سر کاٹ دیا جائے تو، صورت باقی نہیں رہے گی"

ابن قدامہ رحمہ اللہ کہتے ہیں :

"اگر صورت ابتداء میں صرف بدن کی ہو؛ سر شامل نہ ہو تو یہ ممانعت میں داخل نہ ہوگی، کیونکہ یہ کسی جاندار کی صورت نہیں ہے" [انتہی]

"المغنى" (7/282)

اور سنن ابو داود : (4158) میں ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا : (میرے پاس جبریل آئے، تو انہوں نے مجھے کہا : میں آپکے پاس گزشتہ رات ہی آیا تھا، لیکن مجھے اندر داخل ہونے سے صرف اس بات نے روکا کہ دروازے پر مورتیاں بُنیٰ ہوئی تھیں۔۔، تو آپ ان کے سر کاٹنے کا حکم دے دیں تو وہ درخت کی طرح ہو جائیں گی۔۔۔) آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے پھر ایسا ہی کیا۔

مبادر کپوری رحمہ اللہ "تحفۃ الأحوذی" (8/73) میں کہتے ہیں :

"اس حدیث میں دلیل ہے کہ جب کسی صورت کی بیتہ تبدیل کر دی جائے، یعنی اس کا سر کاٹ دیا جائے، یا خدوخال مٹادیے جائیں کہ بعد میں صرف صورت کی بیتہ سی باقی رہ جائے تو

اس میں کوئی حرج نہیں ہے "انتہی"

شیخ ابن عثیمین رحمہ اللہ کہتے ہیں :

"اگر صورت واضح نہ ہو، یعنی : اسکی آنکھیں، ناک، منہ، اور انگلیاں وغیرہ واضح نہ ہو تو یہ مکمل صورت نہیں ہے، اور نہ ہی تخلیقِ الہی کا مقابلہ ہے"

انہوں نے یہ بھی کہا ہے کہ :

"اور روئی سے بھی ہوتی [گڑیا وغیرہ] جس کی شکل کوئی اتنی واضح نہیں ہوتی، اگرچہ اسکے اعضا سر، گردن سمیت موجود ہوتے ہیں، لیکن سر میں آنکھیں، ناک نہیں ہوتی، کیونکہ یہ تخلیقِ الہی کا مقابلہ نہیں ہے" "انتہی"

مجموع فتاویٰ ایجع (2/278)

واللہ اعلم.